مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

درسِ حدیث

حضرت اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

سب سے اعلیٰ قلبی اور ایمانی حالت یہ ہونی چاہیے کہ اللہ سے ڈرتے ہی رہنا چاہیے

اپنی خوبیوں پر نظر نہیں ہونی چاہیے بلکہ اپنی خامیاں سامنے رہنی چاہئیں

تخریج و تزئین : مولانا سید محمود میاں صاحب

کیسٹ نمبر ۳۱ سائیڈ بی/ ۸۳-۱۲-۱۴

الحمد للہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

عن خباب بن الارت قال ھاجرنا مع رسول اللہ ﷺ نبتغی وجہ اللہ تعالٰی فوقع اجرنا علی اللہ فمنا من مضٰی لم یا کل من اجرہ شیئاً منھم مُصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد لہ مایکفن فیہ الانمرۃ فکنا اذا غطینا راسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا رجلیہ خرج راسہ فقال النبی ﷺ غطوابھا راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فھو یھدبھا. (مشکوۃ شریف ج ۲ ص ۵۷۵)

ایک صحابی حضرت خباب رضی اللہ عنہ جن کا ذکر مبارک پہلے ہوا تھا میں نے ذکر کیا تھا کہ اُن کو یہ کفار مکہ اتنی تکلیف دیتے تھے کہ اُن کو ایک دفعہ انگاروں پر لٹا دیا جس سے اُن کا بدن جل گیا کھال جل گئی چربی نکل آئی وہ اس زمانے میں جب فتوحات ہوگئیں بہت بعد تک حیات رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اُن کی وفات ہوئی، کوفہ میں رہنے لگے تھے۔

اللہ کی خوشنودی کے لیے ہجرت :

وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ ہجرت کی، مکہ مکرمہ چھوڑا مدینہ منورہ رہنے لگے رسول اللہ علیہ السلام کے قرب کے لیے دین کے لیے نبتغی وجہ اللہ تعالٰی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہم چاہتے تھے اس لیے ہم وہاں رہنے لگے اور اس لیے ہم نے گھر بار چھوڑ دیا۔ فوقع اجرنا علی اللہ تو ہمارا اجر خدا کے نزدیک ثابت ہوا ہے یہ رسول اللہ علیہ السلام نے

بتلایا اور قرآن پاک میں بھی آیا ہے اب جب یہ بات ہوئی کہ اللہ نے فرمادیا کہ اُن کا اجر اُن کا بدلہ میرے ذمے ہے تو فرماتے ہیں فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئاً یعنی بعض حضرات تو ہم میں سے ایسے تھے کہ جن کی وفات ہوگئی انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں پایا، دنیا میں اُس کو کچھ نہیں ملا منھم مصعب بن عمیرؓ فرماتے ہیں ان میں حضرت مصعب بن عمیرؓ بھی ہیں، حضرت مصعب بن عمیرؓ اور کچھ صحابہ کرامؓ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آگئے اور یہاں تبلیغ کرتے رہے اور لوگ مسلمان ہوتے رہے حتی کہ یہاں جناب رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کا ماحول بن گیا۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ کی حالت اور نبی علیہ السلام کے آنسو :

انہوں نے کام کیا بہت، قربانی دی بڑی زبردست، اتنی کہ پہلے اُن کا لباس جو تھا وہ بھی ریشم کا تھا اوڑھنا بچھونا سب ریشم کا تھا ایسی حیثیت اُن کی تھی جب اسلام قبول کرلیا تو پھر اُن کے پاس کچھ نہ رہا۔ اور جب ہجرت کرلی تو پھر ایک دفعہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو اُن کی حالت دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ انہوں نے دریافت کیا، کیا بات ہے؟ تو بات یہ تھی کہ ان کے کپڑے میں چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا، اب کپڑے میں کپڑے کا پیوند لگایا جاتا ہے لیکن یا تو یہ کہ کپڑا بھی میسر نہیں تھا جس سے پیوند لیا جائے چمڑا ایسی چیز ہے جو ہر جگہ مل جاتا ہے پڑا ہوا بھی مل جاتا ہے تو انہوں نے اُس کا پیوند لگا رکھا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا، کیا وجہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری پہلی حالت اور یہ حالت یاد آئی اس پر گویا آنسو آئے ہیں۔ انہوں نے بہت ہی اچھا جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اُس حالت کی بہ نسبت اِس حالت پر خوش اور مطمئن ہوں۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ کی شہادت :

اب ہوتا ایسے ہے کہ اُحد کی لڑائی ہوئی، جب اُحد کی لڑائی ہوئی تو پھر اس میں اُن کا ذکر آتا ہے کہ منھم مصعب بن عمیرؓ قتل یوم اُحد اُحد کے دن اُن کی شہادت ہوگئی لم یوجد لہ مایکفن فیہ اُن کے لیے کفن کے واسطے کوئی چیز نہیں مل رہی تھی الا نمرۃ سوائے ایک چادر کے فکنا اذا غطینا راسہ خرجت رجلاہ جب ہم اُن کا سر ڈھانپتے تھے تو پاؤں نکل جاتے تھے اور پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر نکل جاتا تھا وہ چادر بھی پوری نہیں تھی۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس چادر سے اِن کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر "اِذخر" ایک گھاس ہوتی ہے وہ ڈال دو اس سے ڈھانپ دو۔ تو یہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ تو ایسے تھے کہ جنہوں نے ہجرت کی اور خداوندِ کریم کے ہاں اُن کا اجر واجب ہوا اور انہوں نے دُنیا میں اس کا کچھ بھی صلہ نہیں دیکھا بلکہ اسی طرح دُنیا سے رخصت ہوگئے اور جب وفات ہوئی ہے تو اتنا بھی اُنہیں میسر نہیں تھا دنیا میں سے کہ کفن ہی ہو سکے پورا۔

زندہ رہنے والوں کی قابلِ تقلید حالت :

اور اپنے بارے میں فرماتے ہیں اشارہ کرتے ہیں کہ بہت سے ایسے ہیں کہ اُن کا پھل پک گیا اور وہ پھل توڑ رہے ہیں یعنی ہمیں فتوحات ہوئیں مال ملے وظائف جاری ہوئے سہولتیں میسر آئیں بہت کچھ ہوا ہے۔ اب ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں ہم کو دنیا ہی میں تو اس کا سارا پھل نہیں مل گیا۔ اور جو اللہ نے فرمایا تھا کہ جس نے ہجرت کی ہے اس کا اجر اللہ کے ہاں ثابت ہوگیا اس سے کہیں ہم محروم تو نہیں ہو جائیں گے **من یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ** اور یہ بھی آیا ہے کہ جو خدا کی راہ میں ہجرت کرے گا بہت کچھ گنجائش وہ دنیا میں دیکھ لے گا **یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ**۔

صحابہ کرامؓ اور اللہ والوں کا حال :

تو یہ حضرات جو بہت بڑے بڑے صحابہ کرامؓ تھے تو اُن سب کا حال ایسے ہی تھا کہ وہ خدا سے ڈرتے ہی رہتے تھے اور اتنا ڈرتے تھے کہ گویا وہ کہتے ہیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں دُنیا ہی میں بدلہ مل گیا ہو اور ہمارے آخرت کے اجر میں کمی آگئی ہو حالانکہ انھوں نے جو قربانیاں دی ہیں وہ بہت زیادہ دی ہیں، شروع میں بھی دی ہیں اور بعد میں بھی دی ہیں۔ آخر تک اسلام پر قائم رہے ہیں تو معلوم ہوا صحیح طریقہ یہی ہے اور جو بندے اللہ کے مقبول ہوتے ہیں اُن کا طریقہ بھی یہی ہے کہ وہ اپنی نیکیوں پر نظر نہیں رکھتے اپنی برائیوں پر کوتاہیوں پر کمی پر نظر رکھتے ہیں جو ایسا کرتے ہیں صحیح طریقے پر وہی قائم ہیں اور جو اپنی نیکیوں کا دعویدار ہوا سے خیال ہو کہ میں بڑا کام کر رہا ہوں یا میں بڑا نیک ہوں یا میں نے بہت کام کیے ہیں تو یہ علامت اس بات کی ہے کہ کم از کم وہ اس درجہ کا نہیں ہے، ابھی اس درجہ پر نہیں پہنچا۔ حضرت عمرؓ جیسے آدمی کی یہی حالت تھی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا بھی یہی ہے ایک دن ایسے ہوا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ روزہ سے تھے شام کے وقت کھانا آیا، حضرت مصعب رضی اللہ عنہ یاد آگئے بس نہیں کھا سکے اور کھانا اُٹھوا دیا۔ وہ فرماتے ہیں **عجلت لنا طیباتنا فی حیاتنا الدنیا** یا **فی الحیاۃ الدنیا** کہ ہمیں یہ ڈر ہے کہ جلدی ہی دنیا میں مل گئی ہوں ہم کو نعمتیں اور پھر روتے رہے، کھانا اُٹھوا دیا نہیں کھا سکے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اُن کا یہ حال ہے تو جس کو خداوندِ کریم کی معرفت حاصل ہو وہ اسی طرح سے ہوتا ہے صحیح کیفیت جو ہے قلبی ایمانی جو سب سے اعلیٰ ہے وہ ہے ہی یہ کہ اپنی نیکیوں پر خوش گمان نہ ہو اور برائیاں سامنے رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں ان کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین۔ اختتامی دُعاء..................

☆☆☆